السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رزق کو حلال کرنے کے لئے کتنا منافع لینا جائز ہے اور کتنا منافع ناجائز ہے جس سے روزی حرام ہوجاتی ہے۔ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟ (ایک سائل: سرگودھا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالی یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منافع کی شرح ذکر نہیں کی۔ خریدار اور دکاندار جس ریٹ پر رضا مندی ظاہر کردیں، وہ درست ہے۔ بیچنے والے کو خود ہی دیانتداری کے ساتھ منافع طے کرنا چاہیے جس سے ظلم وزیادتی نہ ہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے کسی کے سپرد کرتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مدینہ میں چیزوں کے نرخ اور قیمتیں بڑھ گئیں لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نرخ بہت بڑھنے لگے ہیں، آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالی نرخ مقرر کرنے والا ہے وہی مہنگا کرنے والا وہی سستا کرنے والا اور وہی روزی دینے والا ہے۔ میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ کوئی آدمی مجھ سے خون یا مال میں ظلم وزیادتی پر مطالبہ کرنے والا نہ ہوگا۔ (ابوداؤد (3451) ترمذی، ابن ماجہ)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت نے اشیاء کی قیمتیں مقرر نہیں کیں۔ بائع اور مشتری جس ریٹ پر راضی ہوجائیں، وہ درست ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب البیوع۔صفحہ429

محدث فتویٰ